نظامِ بیمہ

ڈاکٹر محمود احمد غازی

قسط نمبر۲

بیمہ سے متعلق اکثر استفسارات ہمیں موصول ہوتے رہتے ہیں چنانچہ ہم بیمہ کے حوالہ سے ایک مضمون قسط وار پیش کررہے ہیں جس میں بیمہ اور اسلامی نظام بیمہ کا ایک جائزہ پیش کیا جائے گا۔ زیرنظر مضمون سے یہ بات بھی واضح ہوگی کہ موجودہ تکافل کمپنیاں جو آج اسلامک انشورنس کے حوالہ سے کام کررہی ہیں ان کو وجود میں لانے کے لئے اصل اور بنیادی کام اسلامی نظریاتی کونسل نے کیا۔ پھر بھی اگر کہا جائے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی کوئی تجویز یا سفارش تو مانی نہیں جاتی پھر اس کا فائدہ کیا ہے؟ تو یہ بات یا تو کونسل کی کارکردگی سے لاعلمی کی بنیاد پر ہوگی یا اسکے کام سے ممکنہ عناد کی بنیاد پر کہ اس نے مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مطلوب اساسی کام کا بیڑا اٹھایا اور قوانین و سفارشات مرتب کرکے دیں جن میں سے بعض کے ثمرات سے قوم مستفید ہورہی ہے، اور یہ کام بعض لوگوں کی نظروں میں اس لئے کھٹکتا ہے کہ وہ سیکولرزم یا دیگر ازمز کی بات کرتے ہیں۔ اور اسلام کے نفاذ سے انہیں چڑ ہے............(مجلس ادارت)

مروجہ نظام بیمہ اسلامی احکام سے متصادم ہے۔ یہ بات وطن عزیز کے علماء عرصے سے کہہ رہے ہیں اور اس کا متبادل لانے کی متعدد تجاویز سامنے آچکی، ہیں اور اب تو بحمدہ تعالیٰ تکافل کے نام سے اسلامک انشورنس باقاعدہ شروع ہوچکی ہے اور کئی کمپنیاں میدان عمل میں ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے بیمہ اور قوانین بیمہ سے متعلق اپنی ایک رپورٹ (بابت بیمہ ۱۹۹۲) میں بھی یہ رائے ظاہر کی تھی کہ مروجہ بیمہ اسلامی احکام سے متصادم ہے کیونکہ :

۱۔ اس کے معاہدات میں غرر پایا جاتا ہے ۔ (عربی زبان میں لفظ غرر کے معنی ہیں ، پھسلانا، ورغلانا، ترغیب دینا، رغبت دلانا، دھوکا دینا، گمراہ کرنا، فریب دینا اور سبز باغ دکھانا وغیرہ)

۲۔ ان میں قمار (جوا) کا عنصر اپنی انتہائی صورت میں پایا جاتا ہے۔

☆تفكر فيمن سبقوك في مسير فالحياة من عزل وحبس وقتل وامتحن وابتلي ونكب وصودر. ☆

۳۔ان معاہدات میں سود کا عنصر پایا جاتا ہے ۔۔اور
۴۔ایسی صورتیں اکل المال بالباطل کی تعریف میں آتی ہیں ۔یعنی ناجائز طریقوں سے مال ودولت کا حصول۔

کونسل کی مذکورہ بالا رپورٹ میں ’’غرر،، کی نسبت کہ غرر کیا ہے، چھ مختلف مذاہب فقہ یعنی حنفیہ ،شافعیہ ،مالکیہ ،حنابلہ ،زیدیہ اور ظاہریہ کا نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے ان نقطہ ہائے نظر کے مطابق اگر کسی معاہدے میں مندرجہ ذیل چیزیں پائی جائیں تو کہا جائے گا کہ اس میں غرر پایا جاتا ہے یعنی۔

(الف) کوئی واقعہ جس کے متعلق فریقین کو معلوم نہ ہو کہ وہ واقع بھی ہوگا یا نہیں۔
(ب) کوئی ایسی چیز جو فریقین کے علم کے دائرے میں نہ ہو۔
(ج) کوئی ایسی چیز جس کا وجود یا حصول مشکوک ہو۔
(د) کوئی ایسی چیز جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ آیا وہ موجود بھی ہے یا نہیں ۔
(ہ) کوئی ایسی چیز جس کا حصول مشکوک ہو۔
(و) کوئی ایسی چیز جس کی مقدار یا تعداد نا معلوم ہو۔

کونسل نے قرار دیا کہ چونکہ بیمہ کروانے والا شخص اس رقم سے کئی گنا زیادہ رقم وصول کرتا ہے جو اس نے جمع کروائی تھی لہذا زائد وصول ہونے والی رقم سود سمجھی جائے گی ۔اگر بیمہ کروانے والے کی جمع کروائی ہوئی رقم کے بارے میں یہ سمجھا جائے کہ اس نے یہ رقم مضاربہ میں جمع کروائی تھی تو اس صورت میں بھی اس کو منافع میں سے اس کی رقم کے تناسب سے ایک حصہ ہی مل سکتا تھا نہ کہ اتنی بڑی رقم جو اس نے بیمہ کروانے والے سے موصول کی ۔کونسل نے قرار دیا کہ اگر کوئی بیمہ کمپنی باہمی تعاون کی بنیاد پر قائم کی جائے ،جس میں بیمہ کروانے والے صرف اس نیت سے حصہ لیں کہ وہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور کمپنی کی سرمایہ کاری مضاربہ کی بنیاد پر کی جائے نہ کہ سود کی بنیاد پر ،تو اسے شرعی اصولوں کے خلاف قرار نہیں دیا جائے گا ۔کونسل نے یہ بھی رائے دی کہ بیمہ کی ایسی سکیمیں ،جن میں انشورنس کی سکیمیں بھی شامل ہیں جو حکومت کی جانب سے خالصتاً عوامی فائدے کے لئے جاری کی جائیں ،وہ شریعت کی روح سے کلی مطابقت رکھتی ہیں ۔

ورکنگ گروپ کی ایک میٹنگ میں جو ۱۹۸۷ء میں منعقد ہوئی ،گروپ کے کنوینر جناب ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے اسلامی نظریاتی کونسل کا نقطہ نظر مندرجہ ذیل صورت میں پیش کیا:۔

☆ کل ما اصابک فاجرہ علی اللہ من الھم والغم والحزن والجوع والفقر والمرض والدین والمصائب ☆

''اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ (متعلقہ بیمہ) کا مطالعہ کرنے کے بعد انسان کے ذہن میں بیمے کی جو تصویر ابھرتی ہے وہ ایک رفاہی اور عوام کے امدادی ادارے کی ہے جس کی بنیاد تبرع، تکافل اور امداد باہمی کے اصول پر رکھی گئی ہو۔ یہی وہ چیز ہے جس کے پیش نظر کونسل نے میوچل انشورنس (تعاونی بیمہ) کو اتنی اہمیت دی ہے۔ لہذا اگر بیمہ کے معاہدے میں منافع خوری کا ایک معمولی سا عنصر بھی شامل ہوجائے تو اس سے بیمہ کا تصور داغ دار ہوجائے گا اور وہ اپنے اصول سے ہٹ جائے گا''۔

مندرجہ بالا نقطہ نظر کی بنا پر جناب ڈاکٹر صاحب کی رائے تھی کہ ایک ایسی بیمہ کمپنی کے تقاضے، جو اسلامی شریعت کی تعلیمات کے مطابق عمل پیرا رہنا چاہتی ہو، صرف ایسی کمپنی بہترین صورت میں پورے کرسکتی ہے جو میوچل (باہمی تعاون کی) بنیادوں پر قائم ہو۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ، جاپان اور دیگر مقامات پر بہت سی ایسی بڑی بڑی بیمہ کمپنیاں قائم ہیں جن کا دائرہ عمل بہت وسیع اور مالی حیثیت سٹاک کمپنیوں سے کسی طرح کم نہیں۔ بحث کے دوران میں (حکومت پاکستان کے) کنٹرولر آف انشورنس نے بیان کیا کہ چونکہ میوچل انشورنس کمپنی میں پالیسی ہولڈر ہی شیئر ہولڈرز بھی ہوتے ہیں لہذا ایسی کمپنی کی کامیابی کا انحصار پالیسی ہولڈروں کے مفادات کی یکسانی پر ہوتا ہے۔ ان مفادات میں جتنی یکسانی ہوگی اتنی ہی کمپنی زیادہ کامیاب ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک بیمہ زندگی کا تعلق ہے، چونکہ اس کاروبار میں ایک قسم کی یکسانی پائی جاتی ہے لہذا اسے میوچل (باہمی تعاون کی) بنیادوں پر چلانا ممکن ہے، لیکن بیمہ کے دیگر اقسام کے کام جیسے آگ کا بیمہ، بحری بیمہ، ان میں ایسی کوئی یکسانی نہیں پائی جاتی، کیونکہ مثلاً آگ کا بیمہ ایک ایسی چھوٹی جائداد کا بھی ہوسکتا ہے جو صرف ایک رہائشی مکان پر مشتمل ہو اور ایک ایسی بڑی جائداد کا بھی جو کسی بڑی فیکٹری یا کاروباری عمارت پر مشتمل ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انشورنس ایکٹ ۱۹۳۸ کی دفعہ ۲ (سی) کے مطابق لائف انشورنس کمپنیز اور ایسی دیگر کمپنیوں کے سوا جو پہلے سے میوچل بنیادوں پر کام کررہی تھیں کسی اور کمپنی کو یہ اجازت نہیں کہ وہ میوچل بنیادوں پر کام کرے۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ غالباً مذکورہ بالا قانونی پابندی عائد کرنے کی وجہ یہ تھی کہ میوچل کمپنیوں کے پاس اتنا محفوظ سرمایہ نہیں ہوتا جو نان لائف بزنس (جنرل انشورنس) کو چلانے کے لئے درکار ہوتا ہے۔

☆اعلم ان التسائد تفتح الاسماع والابصار وتحيي القلب وتردع النفس وتذكر العبد وتنزيه الثواب.☆

بعض اسلامی ممالک میں قائم اسلامی بیمہ کمپنیوں کے کام کا جائزہ

بیمہ سے متعلق ورکنگ گروپ نے اپنی بحث کے دوران میں ایک موقع پر یہ بھی طے کیا کہ بحرین اورسوڈان وغیرہ میں جو بیمہ کمپنیاں حال ہی میں قائم ہوئی ہیں ان کے کام کا جائزہ لینا بڑا مفید ثابت ہوگا کیونکہ ان کمپنیوں کا دعوی ہے کہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق کام کررہی ہیں ۔گروپ نے محسوس کیا کہ جہاں ضرورت محسوس ہومناسب ترمیمات اورتبدیلیوں کے بعد ان میں سے کسی ایک خاکے کواختیار کرلینا گروپ کے لئے ممکن ہوگا۔بہرحال اسلامی بیمہ کمپنیوں کے کام کا جائزہ لینے سے پہلے مناسب ہوگا کہ ان میوچل انشورنس کمپنیوں کے بارے میں کچھ باتیں بیان کردی جائیں جومختلف ممالک خصوصا امریکہ اور جاپان میں کام کررہی ہیں۔

امریکہ کی میوچل انشورنس کمپنیاں

بیمے کی امریکی تاریخ میں یکم فروری ۱۸۴۳ء کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس دن امریکہ میں لائف انشورنس کے کاروبار کا اس صورت میں آغاز ہوا جس صورت میں وہ آج کل انجام دیا جارہا ہے۔یہی وہ دن تھا جس دن ’’میوچل لائف آف نیویارک،،(نامی کمپنی) نے اپنی پہلی پالیسی جاری کی۔ہم سمجھتے ہیں کہ اس پالیسی کی ایک شق کا یہاں اندراج قارئین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔مذکورہ شق میں کہا گیا ہے کہ اگر بیمہ کروانے والا۔

’’سمندر میں مرے گا یا پہلے سے حاصل کی گئی اور اس پالیسی میں تصدیق کی گئی اجازت کے بغیر ریاست ہائے متحدہ کی طے شدہ حدود سے باہر جائے گا۔(الایہ کہ دونوں کیناڈاؤں کے برطانوی صوبوں نوواسکوشیا یا نیو برنزوک میں جائے گا) یا پہلے سے حاصل شدہ اور بایں صورت تصدیق شدہ اجازت کے بغیر ریاست ہائے متحدہ کے ان حصوں میں جائے گا جوورجینیا یا کینٹکی کی ریاستوں کی جنوبی سرحدوں کے جنوب میں واقع ہیں،یا پہلے سے ایسی حاصل شدہ اور بایں طور تصدیق شدہ اجازت کے بغیر فوجی یا بحری(فوج کی)ملازمت میں،خواہ وہ کسی بھی طرح کی ہو داخل ہوگا(ملیشیا کے وہ لوگ جو حقیقی ملازمت میں نہ ہوں اس سے مستثنی ہوں گے)یا جبکہ وہ خود اپنے ہاتھ سے مرے گا یا کسی دوبدو مقابلے میں مارا جائے گا جس میں ایک فریق کا مارا جانا ضروری ہو (dual) یا انصاف کے ہاتھوں مرے گا یعنی مذکورہ بالا ریاستوں یا ریاست ہائے متحدہ یا مذکورہ صوبوں میں سے کسی صوبے

کے کسی قانون کی جانتے بوجھتے خلاف ورزی کی سزامیں قتل کیا جائے گا تو یہ پالیسی منسوخ،کالعدم اور بے اثر ہو جائے گی۔،،

امریکہ میں سٹاک کمپنیز،جیسا کہ انشورنس کمپنی آف نارتھ امریکہ،بہت پہلے قائم ہوگئی تھیں،لیکن ان میں سے بہت سی اب کاروبارترک کرچکی ہیں۔نیوانگلینڈ میوچل انشورنس کمپنی کومیساچوسیٹس کی ریاست نے ۱۸۳۵ء میں اجازت نامہ دیالیکن اس نے انشورنس کے کام کاآغاز ۱۸۴۳ء کے آخری حصے میں کیا۔فلاڈلفیا کی ''جرارلائف انشورنس اینڈٹرسٹ کمپنی،،سٹاک کمپنی کی حیثیت سے ۱۸۳۶ء میں قائم کی گئی۔اس کمپنی نے اپنے منافع میں پالیسی ہولڈروں کوشریک کرنے کاتصور متعارف کروایا۔۱۸۴۴ء میں اس کمپنی نے اپنے پہلے ڈیویڈنڈکااعلان ''اضافی بیمے،،کی صورت میں کیا۔یہ(انشورنس کے)میوچل(باہمی تعاون پرمبنی) بننے کی طرف ایک قدم تھااوریہیں سے باہمی تعاون کاتصور عام ہوگیا۔لائف انشورنس کے لئے میوچل انشورنس کاطریقہ انتہائی موزوں صورت ہے،کیونکہ (اس میں انشورنس کے)معاہدے ایک طویل مدت کے لئے کئے جاتے ہیں اورجمع شدہ سرمایہ پالیسی ہولڈرز کےتحفظ کے لئے ہوتا ہے۔تاہم بعض قانونی مشکلات مثلاً درخواست گذاروں کی کم ازکم تعدادکاموجود نہ ہوناجوکمپنی کے پالیسی ہولڈرزبنناچاہتے ہوں اور پریمیم پیشگی ادا کرنے کے لئے تیارہوں کے باعث تعاونی بیمہ کی ترقی کسی قدرمحدودرہی۔بیسویں صدی کے آغاز میں بعض بڑی انشورنس کمپنیوں نے مثلاً نوارک،نیوجرسی،کی پروڈنشیل انشورنس کمپنی نے اپنے آپ کومیوچل کمپنی میں تبدیل کرلیا۔

میوچل کمپنیوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ان میں سے کچھ کمپنیاں،بہت کافی پریمیم لے کرپالیسی جاری کرتی ہیں ایسی کمپنیاں اپنے اخراجات پورے کرنے،نیزوعادی چکادینے کے بعدزائد پریمیم پالیسی ہولڈرزکوواپس کردیتی ہیں۔بعض کمپنیاں تخمینی (assessable)پالیسیاں جاری کرتی ہیں،یعنی پالیسی ہولڈرزکووعدہ کرناپڑتا ہے کہ اگرجملہ پریمیم کی رقوم دعاوی کی ادائیگی کے لئے ناکافی ہوں تووہ اپنی جمع شدہ پریمیم کی دوگنی یاچندگنی رقم ادا کرسکے گاتا کہ دعوی کی ادائیگی کی ذمہ داریوں کوپورا کیاجاسکے۔مثال کے طور پر''فیکٹری میوچل،،(فیکٹریوں کوانشورکرنے والی میوچل کمپنی) کی تخمینی ذمہ داری اس رقم کاپانچ گناہوتی ہے جوبطورپریمیم جمع کروائی جاتی ہے۔

میوچل کمپنیاں اپنے موکل (یعنی گاہکوں) کی قسموں کے لحاظ سے بھی مختلف ہوتی ہیں چنانچہ بعض

کمپنیاں کلاس میوچل (طبقاتی تعاون پرمبنی) ہوتی ہیں بعض کھیت (farm) میوچل اور بعض فیکٹری میوچل۔اس موقع پر فیکٹری میوچل فائرانشورنس نظام کی بعض تفاصیل کا جاننا ہمارے لئے کوئی ایسا امر نہ ہوگا جسے غیر متعلق کہا جاسکے۔کیونکہ یہ نظام اس نظام سے انتہائی قریب ہے جو اسلامی نظریاتی کونسل روبہ عمل لانا چاہتی ہے۔اس سلسلے میں ایک مثال بیان کی جاتی ہے کہ نیوانگلینڈ کے ایک مینوفیکچرر نے بعض دوسرے مینوفیکچررز کو ایک ایسے منصوبے میں شامل ہونے پر آمادہ کرلیا جس کا مقصد میوچل (باہمی تعاون کی) بنیادوں پر اپنی فیکٹریوں میں واقع ہونے والے نقصان کو آپس میں تقسیم کرلینا تھا۔اس کے ساتھ ہی انہوں نے آگ لگنے کے اسباب کا باریک بینی سے مطالعہ بھی شروع کردیا اور ایک انتنائی (روک تھام کے) پروگرام کے افتتاح کے ذریعے وہ عملاً اس قابل ہوگئے کہ اپنے بیمے کے حفاظتی اخراجات میں کمی کرسکیں۔ایک میوچل کمپنی قائم کی گئی اور جلد ہی متعدد دوسری کمپنیاں قائم ہوگئیں۔بیمہ کا کام گروپ کی متعدد کمپنیوں میں تقسیم کردیا گیا۔یہ کمپنیاں انجینئرنگ اور معائنہ کے کام نیز نقصانات کے تصفیہ میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں اور کمپنیوں کو اپنا مشترکہ مشورہ دینے کے لئے ہر مہینے اپنا اجلاس کرتی ہیں۔اس گروپ کو ''کانفرنس،، کہا جاتا ہے۔

جاپان اور دیگر ممالک کی میوچل کمپنیاں

''دی بسٹ انشورنس رپورٹس تھی جو ایک سوبلین ڈالر سے زیادہ کے مساوی رقم بنتی ہے۔ (ایک ملین ین کا مطلب دس کھرب،، کا عالمی ایڈیشن مطبوعہ اپریل ۱۹۸۹ء (جو اے ایم بسٹ کمپنی نیوجرسی (ریاستہائے متحدہ امریکہ کی جانب سے شائع ہوتا ہے) جس میں پوری دنیا کی آٹھ سو سے زائد ،انشورنس کمپنیوں کی فہرست شائع ہوتی ہے۔اس میں یہ کہا گیا ہے کہ آسٹریلیا،کینیڈا،فنلینڈ،فرانس،اٹلی،جاپان،سپین،سویڈن،انگلستان اور امریکہ میں چونسٹھ (۶۴) میوچل انشورنس کمپنیاں پائی جاتی ہیں۔ہم یہاں مثال کے طور پر صرف دو جاپانی کمپنیوں کا ذکر کریں گے۔ان میں سے ایک یعنی دی ڈائی اچی میوچل لائف انشورنس کمپنی ٹوکیو میں ۱۹۰۲ء میں قائم کی گئی جو دنیا کی دوسری سب سے بڑی لائف انشورنس کمپنی ہے۔یہ کمپنی بین الاقوامی پیمانے پر کام کرتی ہے اور بیجنگ ،فرینکفرٹ،ہانگ کانگ،لندن،لاس اینجلس،نیویارک،سنگاپور،سڈنی اور ٹورنٹو میں اس کے ذیلی ادارے اور دفاتر کا وسیع جال پھیلا ہوا ہے۔مارچ ۱۹۸۷ء میں ختم ہونے والی سہ ماہی میں اس کی زیرعمل لائف انشورنس کی کل مقدار ۱۳۸ ملین جاپانی ین تھی جبکہ اس کے کل

اثاثہ کی قیمت ساڑھے بارہ ملین یزوپے ہوتا ہے اور ایک بلین کا مطلب سو کروڑ یعنی ایک ارب ہوتا ہے)۔

دی ڈائی ایچی فائر (آگ) اور میرین (بحری) انشورنس کمپنی ۱۹۴۹ء میں قائم ہوئی اور یہ عملاً نان لائف یعنی جنرل انشورنس کا ہر قسم کا کاروبار کرتی ہے۔ اس کے اثاثے کی قیمت ۲/۱-۲ بلین امریکی ڈالر سے زیادہ ہیں۔

مناسب ہوگا کہ اس موقع پر مغربی جرمنی کی ایلٹے لیپزیکر میوچل لائف انشورنس کمپنی کا بھی ذکر کر دیا جائے (جس کے اثاثوں کی مقدار چھ بلین امریکی ڈالر سے زیادہ ہے) جو ایک سٹاک کمپنی کی حیثیت سے ایک مختلف نام کے تحت ۱۸۳۰ء میں قائم ہوئی، لیکن بعد ازاں ۱۹۰۷ء میں میوچل کمپنی میں تبدیل ہوگئی اور میوچل لائف ایسوسی ایشن کینیڈا کا حصہ بن گئی جو ایک میوچل کارپوریشن کے طور پر ۱۸۶۸ء میں انٹاریو میں قائم (incorporate) ہوئی تھی یہ کمپنی میوچل لائف انشورنس کمپنی تھی جو کینیڈا میں منظم کی گئی۔

اسلامی ممالک کی تکافل (انشورنس) کمپنیاں

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا (کونسل کے قائم کردہ) ورکنگ گروپ نے فیصلہ کیا کہ ان انشورنس کمپنیوں کے کام کا جائزہ لیا جائے جو گذشتہ چند سال میں ایسی کوششوں کے نتیجے میں قائم ہوئیں جن کا مقصد ایک ایسی انشورنس کمپنی کا قیام تھا جو شرعی نقطہ نظر سے بیمہ کاری کے قابل اعتراض طرز عمل سے پاک ہو۔

ملائیشیا کا تکافل (پر مبنی) کاروبار (بیمہ)

ملائیشیا میں تکافل ایکٹ کا نفاذ ۱۹۸۴ء میں عمل میں آیا۔ اس ایکٹ میں انشورنس کے لئے تکافل کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت تکافل کا کاروبار جاری رکھنے کی اجازت صرف لمیٹڈ کمپنی یا کواپریٹو سوسائٹی کو دی گئی ہے۔ اس کی رو سے تکافل کے کاروبار کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی (۱) خاندانی استحکام (کے لئے بیمے کا) کاروبار۔ اس کاروبار میں تمام تکافلی کاروبار جو یکجہتی سرٹیفکیٹس سے تعلق رکھتے ہوں کے علاوہ ہر تکافل آپریٹر (تکافل کا کام کرنے والا بیمہ کار) کے معاملے میں تکافل کا ایسا کاروبار بھی شامل ہوگا جو وہ اپنے یک جہتی کے دوسرے کاروبار کے ساتھ ضمنی

☆حافظ علی تکبیر قائد هرام جماعة واكثر الى الى المسجد موعود نفسك المبادرة للصلاة تتجد السرور. ☆

طور پر کررہا ہو اور جو صرف اسی کے کاروبار کے ساتھ شامل ہو۔(یعنی تکافل کا کام کرنے والوں کو ''خاندانی استحکام،،) کا کاروبار کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی اجازت ہوگی کہ وہ کسی بھی قسم کے تکافل کے ضمنی کاروبار کرسکیں)اور

(اا)عمومی کاروبار(جنرل انشورنس)یعنی تکافل کا ایسا تمام کاروبار جو''خاندانی یک جہتی،،کا کاروبار نہ ہو(یعنی لائف انشورنس کے علاوہ بیمہ کا ہر قسم کا کاروبار اس میں شامل ہے)ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا دونوں قسمیں علی الترتیب بیمہ زندگی اورزندگی کے علاوہ دیگر اشیاء کے بیمے کی متبادل صورتیں ہیں۔اسلامی احکام(اس قانون کی)دفعہ اا میں مذکور ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ ڈائریکٹر جنرل کسی بھی تکافل آپریٹر(بیمہ کار)کی رجسٹریشن منسوخ کرسکتا ہے اگر وہ کسی ایسے مقصد کے لئے کاروبار کررہا ہو جو شریعت کے اصولوں سے متصادم ہو یا اس کے کاروبار میں کوئی ایسا عنصر شامل ہو جو شریعت کی تائید سے محروم ہو۔

ملائیشیا میں اب تک ایسی صرف ایک کمپنی قائم ہوئی ہے جسے اسلامک انشورنس کمپنی(شرکت تکافل ملائیشیا)کہا جاتا ہے۔یہ ایک سٹاک کمپنی ہے اوراس کا سب سے بڑا شیئر ہولڈر ملائیشیا کا ایک اسلامی بنک ہے۔چونکہ اس کمپنی یا ملائیشیا میں تکافل پر مبنی بیمہ کاری کے اس نظام کی نسبت کافی معلومات حاصل نہ ہوسکیں لہذا گروپ نے فیصلہ کیا کہ دوسری اسلامی انشورنس کمپنیوں کے طریق کار پر غور کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ آیا ان میں سے کوئی ایسی ہے جسے پاکستان میں بطور نمونہ اپنایا جاسکے۔

اسلامک انشورنس وری انشورنس کمپنی،جدہ منامہ(بحرین)

یہ ایک لمٹیڈ جائنٹ اسٹاک کمپنی ہے جس کا منظور شدہ سرمایہ پچاس ملین امریکی ڈالر ہے اوراس میں سے پچاس فیصد ادا کیا جاچکا ہے۔اس کمپنی کو اس کے مذہبی بورڈ نے اس امر کی اجازت دے دی ہے کہ وہ بعض شرائط کے تابع رہتے ہوئے ایسی انشورنس کمپنیوں کو جو اپنا کاروبار اسلام کے منظور شدہ خطوط پر چلارہی ہوں دوطرفہ بنیادوں پر اوریک طرفہ صورت میں ری انشورنس کی سہولت مہیا کرے اوران کے ساتھ خود بھی دوطرفہ اوریک طرفہ بنیادوں پر انشورنس کا کاروبار کرے۔اس کمپنی کو اس امر کی اجازت حاصل نہیں کہ وہ تجارتی انشورنس کمپنیوں یا ری انشورنس کمپنیوں سے انشورنس کمیشن وصول

کرے۔کمپنی کی جانب سے موصول شدہ دستاویز جس میں اسلامی انشورنس کے اصول کے عنوان کے تحت اس کی کارگردگی کی وضاحت کی گئی ہے اس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ فیصل اسلامی بنک کے شرعی نگران بورڈ نے ضروری بحث وتمحیص کے بعد اپنے آپ کو اس بارے میں مطمئن کرلیا ہے کہ انشورنس ایک ضرورت ہے کیونکہ اس کے ذریعہ حکومت اور افراد اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے مفادات کا تحفظ کرسکیں۔

تاہم اس امر کا یقین حاصل کرنے کے لئے کہ ''غرر،، کے باعث انشورنس کا کوئی معاہدہ باطل نہیں ہوگا یہ ضروری ہے کہ۔

(الف)انشورنس کا تحفظ درحقیقت معاشرے کے کسی خاص طبقے یا پورے معاشرے کی ضرورت ہو،

(ب)ایسا تحفظ صرف انشورنس کے ذریعے حاصل ہوسکتا ہو، کسی اور ذریعے سے نہیں۔۔۔اور

(ج)انشورنس کا کاروبار باہمی تعاون کی بنیاد پر کیا جائے۔

اسلامی نظریاتی کونسل اورورکنگ گروپ کے رکن مولانا عبدالغفار حسن صاحب کی رائے تھی کہ ''غرر،، کو صرف تبرع میں برداشت کیا جاسکتا ہے، تجارت اور خرید وفروخت میں نہیں یہ نکتہ بعد میں اس وقت بھی سامنے آیا جب سوڈان کی اسلامی انشورنس کمپنی پر بحث ہو رہی تھی۔مولانا جسٹس تقی عثمانی صاحب نے بھی اس نقطہ نظر سے اتفاق کیا۔انہوں نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ مندرجہ بالا شرط نمبر(ج) خود شرعی نگران بورڈ کی اس رائے کو باطل ٹھہراتی ہے کہ اگر بعض شرائط پائی جائیں تو ''غرر،، کے باعث انشورنس کے معاہدے باطل نہیں ہوتے۔

کہا گیا ہے کہ اس نظام (یعنی جدہ اور منامہ کی بیمہ کمپنی کے نظام) میں دو الگ الگ فنڈز ہوں گے ایک شیئر ہولڈرز فنڈ اور دوسرا پالیسی ہولڈرز فنڈ۔موخر الذکر فنڈ مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگا۔

(الف)انشورنس کا پریمیم

(ب)اداشدہ دعوی اور

(ج)زائد سرمائے (surplus fund) کا اتنا حصہ جس کا تعین ڈائریکٹرز کا بورڈ کرے گا۔

اس میں ایک شق یہ بھی ہے کہ اگر زائد سرمائے کی پوری رقم محفوظ فنڈ (reserve fund) میں منتقل نہیں کی جائے گی تو باقی رقم پالیسی ہولڈرز کو سال کے دوران میں ان کے جمع کروائے ہوئے پریمیم کے تناسب سے واپس کردی جائے گی۔

اگر کسی خاص سال میں پالیسی ہولڈرز فنڈ کونقصان ہوگا تو اس کی تلافی محفوظ سرمائے سے کی جائے گی اوراگر وہ بھی ناکافی ہوگا تو کمی شیئر ہولڈرز فنڈ سے رقم قرض لے کر پوری کی جائے گی۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ علماء کے نزدیک انشورنس کے معاہدوں میں "غرر" قابل برداشت نہیں، یہ نمونہ قابل قبول نہ قرار دیا جا سکا۔

سوڈان کی اسلامی انشورنس کمپنی

اس کمپنی کو بہت سی سہولتیں حاصل ہیں جو اسے فیصل اسلامی بنک ایکٹ کے تحت دی گئی ہیں۔ان میں سے زیادہ اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔اس کے اثاثے اور منافع ہر قسم کے ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

۲۔اس کے ملازمین، چیئرمین، بورڈ آف ڈائریکٹر کے ارکان نیز شرعی نگران بورڈ کے ارکان کی تنخواہیں، الاؤنسز، گریجویٹی اور پنشن انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

۳۔کمپنی بہت سے قوانین، جیسے مزدوروں سے متعلق متعدد قوانین اور انشورنس کو کنٹرول کرنے والے قانون کے نفاذ سے مستثنیٰ ہے۔

کمپنی کا ایک شرعی نگران بورڈ ہے جو پانچ مذہبی سکالروں پر مشتمل ہے جن میں الصدیق محمد الامین ضریر بھی شامل ہیں۔

یہ ایک سٹاک کمپنی ہے۔اس کا منظور شدہ سرمایہ ۱۰ ملین سوڈانی پاؤنڈ ہے، جس میں سے ایک تہائی ادا کیا جا چکا ہے۔فیصل اسلامی بنک اس کا سب سے بڑا شیئر ہولڈر ہے۔اس کمپنی میں دو فنڈ یعنی پالیسی ہولڈرز فنڈ اور شیئر ہولڈرز فنڈ کے قیام اور ان کے چلانے کی شق بھی موجود ہے۔وضاحت کے لئے ہم اس کمپنی کی کچھ شقیں ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

۴۔پالیسی ہولڈرز فنڈ کے اثاثے مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوں گے:۔

(الف)انشورنس پریمیم سے حاصل ہونے والی رقمیں۔

(ب)ری انشورنس کرنے والی (کمپنی) سے وصول ہونے والے دعوی کی رقمیں۔

(ج)سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والے منافع کا وہ حصہ جو (پالیسی ہولڈرز اور شیئر ہولڈرز) فنڈز اور دیگر ایسے محفوظات (Reserves) جو پالیسی ہولڈرز کے نام منسوب کئے جانے کے قابل ہوں اور جنہیں جنرل اسمبلی نے کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سفارش پر پالیسی ہولڈرز کے لئے

مخصوص کردیا ہوان کی سرمایہ کاری سے حاصل ہو۔

۵۔ پالیسی ہولڈروں کوواجب الاداتمام دعوی ری انشورنس کے اخراجات ،روایتی ٹیکنیکی محفوظات اوردیگرمحفوظات اورانشورنس کمپنی کے انتظامی اخراجات (شعبہ سرمایہ کاری کے اخراجات کومنہا کرتے ہوئے) پالیسی ہولڈرزفنڈ سے پورے کئے جائیں گے۔

۶۔سال کے آخر میں پالیسی ہولڈرزفنڈ کے حساب میں جورقم باقی بچے گی وہ اس کازائد (سرمایہ) سمجھی جائے گی۔

۷۔جنرل اسمبلی بورڈ کی سفارش پرپورازائد(surplus)سرمایہ یااس کا کچھ حصہ پالیسی ہولڈرز کے خصوصی محفوظات یادیگرمحفوظات (میں شامل کئے جانے) کے لئے مخصوص کیاجائے گااگرایسا کرناان کے مفاد کے لئے ضروری سمجھا جائے گا۔

۸۔اس صورت میں جب کہ کل زائدسرمایہ محفوظات کے لئے مخصوص نہیں کیاجائے گاباقی ماندہ رقم پالیسی ہولڈروں میں ان کی اس رقم کے تناسب سے جوان میں سے ہرایک نے سال کے دوران میں انشورنس پریمیم کے طورپرجمع کروائی ہوگی تقسیم کردی جائے گی۔

۹۔اگرپالیسی ہولڈرزفنڈ کونقصان ہوگاتو یہ نقصان ان کے خصوصی محفوظات سے پورا کیاجائے گااوراس صورت میں جبکہ خصوصی محفوظات موجود نہ ہوں یاضرورت سے کم ہوں اس کمپنی کوشیئرہولڈرزفنڈ سے قرض لے کرپورا کیاجائے گا۔اوریہ قرض آئندہ حاصل ہونے والے فاضل سرمائے سے ادا کیاجائے گا۔

اس موقع پرایک رائے یہ ظاہر کی گئی کہ یہ شق ''تبرع،،کی روح کے خلاف ہے کیونکہ اس کامطلب یہ ہے کہ شیئر ہولڈرز نے اپنے حصے کی رقم ''تبرع،،کے طورپرنہیں دی تھی۔مولاناتقی عثمانی نے کہاکہ جب کوئی شخص بیمے کی تعاونی سکیم میں کوئی رقم جمع کرواتا ہے تووہ ایساتبرع (یعنی ہدیہ) کے طورپرکرتا ہے لہذافاضل رقم کاپالیسی ہولڈرز میں تقسیم کیاجاناصحیح نہ ہوگا،کیونکہ جوچیزہدیہ یاتحفے کے طورپردے دی جائے وہ واپس نہیں لی جاتی۔اس کے متبادل کے طورپریہ بھی قراردیاجاسکتا ہے کہ پالیسی ہولڈرزنے جورقم (یعنی پریمیم)جمع کروایاتھاوہ بطورقرض جمع کروایاتھا۔اگریہ بات ہےتواس صورت میں پورے قرض کی واپسی ضروری ہے،نہ کم نہ زیادہ۔ایک تیسرامفروضہ یہ ہوسکتا ہے کہ جورقم جمع کروائی گئی تھی وہ سرمایہ کاری کے طورپردی گئی تھی،ایسی صورت میں ہرسرمایہ کارکومنافع میں سے اس کاحصہ ملناچاہئے۔اوریہ حصہ اس کے سواکسی اورشخص کونہیں ملناچاہئے۔..........(جاری ہے)

☆سب اعدائك لك وشتم حسادك يساوي قيمتك لأنك اصبحت شيئا مذكورا ورجلا مهما.☆